السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

استمناء بالید (مشت زنی) کے بارے میں شیخ قرضاوی لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل سے روایت ہے کہ منی بھی دیگر فضلات کی طرح ایک فضلہ ہے لہذا فصد کی طرح اسے خارج کرنا بھی جائز ہے، ابن حزم نے بھی اسی کی تائید وحمایت کی ہے۔ (ص ۱٦٦، المکتب الاسلامی) کیا یہ صحیح ہے کہ امام احمد رحمة اللہ علیہ نے مشت زنی کو عام جائز قرار دیا ہے؟ ان کی دلیل کیا ہے؟ یہ بات بہت ہی افسوس ناک ہے کہ آج ہمارے نوجوان اس (انتہائی بری) عادت میں بتلا ہو چکے ہیں اور وہ اس بات کو بھول چکے ہیں کہ اس حالت کے علاج کے لئے نبی کریم ﷺ نے روزہ تجویز فرمایا تھا۔ ایک نوجوان نے ہمیں بتایا کہ وہ کپڑے یہ روئی وغیرہ کے ذریعے جائے مخصوصہ بنا کر منی خارج کرتا ہے۔۔۔۔۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علماء کے صحیح ترین قول کے مطابق مشت زنی حرام ہے، جمہور کا بھی یہی قول ہے اور اس کی دلیل حسب ذیل ارشاد باری تعالی کا عموم ہے:

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ٥ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ٦ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ (المومنون۵/۲۳۔۷)

اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کی ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے مباشرت کرنے سے) انہیں ملامت نہیں اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں، وہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں۔''

ان آیات میں اللہ تعالی نے ان لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں اور صرف اپنی بیویوں یا لونڈیوں ہی کو اپنی جنسی تسکین کے لئے استعمال کرتے ہیں اور فرمایا کہ جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرتا ہے خواہ وہ کوئی طریقہ بھی ہو تو وہ حد سے گزرنے والا اور اللہ تعالی کے حلال کردہ امر سے تجاوز کرنے والا ہے،

چنانچہ ان آیات کے عموم میں مشت زنی بھی شامل ہے جیسا کہ حافظ ابن کثیر

رحمة اللہ علیہ اور کئی دیگر ائمہ نے اس کی نشاندہی فرمائی ہے۔ مشت زنی کے نقصانات بہت زیادہ اور اس کا انجام بھی بے حد خطرناک ہے مثلا اس سے جسمانی قوتیں ختم اور اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور اسلامی شریعت نے ہر اس کام کو ممنوع قرار دیا ہے جو انسان کے دین، جسم، مال اور عزت وآبرو کے لئے نقصان دہ ہو۔

موفق ابن قدامہ رحمة اللہ علیہ اپنی کتاب ''المغنی'' میں فرماتے ہیں:

''اگر کسی نے مشت زنی کی تو اس نے ایک حرام فعل کا ارتکاب کیا، اگر اس سے انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوگا اور اگر انزال ہو گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اس لئے کہ یہ فعل بوسہ کی طرح ہے۔''

یعنی جس طرح بوسہ لینے سے انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوتا اور اگر انزال ہو جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ ''مجموع الفتوی ص ۳۲۹ ج ۳۴'' میں فرماتے ہیں:

''جمہور علماء کے نزدیک مشت زنی حرام ہے، امام احمد رحمة اللہ علیہ کے مذہب میں بھی صحیح ترین قول یہی ہے کہ جس نے اس فعل کا ارتکاب کیا اسے تعزیری سزا دی جائے گی، امام احمد کے مذہب میں دوسرے قول کے مطابق یہ فعل حرام نہیں بلکہ مکروہ ہے، اکثر ائمہ زنا وغیرہ کے خوف کی صورت میں بھی اسے جائز قرار نہیں دیتے۔''

علامہ محمد امین شنقیطی اپنی تفسیر ''اضواء البیان ج ۵ ص ٦٩،'' میں فرماتے ہیں:

''مسئلہ سوم) بے شک سورہ المومنون کی یہ آیت کریمہ ''فمن ابتغی''۔۔۔۔۔ کا عموم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مشت زنی (جسے عربی میں جلد عمیرہ اور الخضخضة بھی کہا جاتا ہے) ممنوع ہے کیونکہ جس شخص نے ہاتھ سے تلذذ حاصل کیا حتی کہ اسے انزال ہو گیا تو اس نے اللہ تعالی کے حلال کردہ طریقے کے علاوہ اور طریقہ اختیار کیا ہے لہذا وہ سورۃ المومنون کی اس آیت کریمہ اور سورۃ المعارج کی آیت کریمہ کی روشنی میں حد سے بڑھ جانے والوں میں سے ہے۔'' حافظ ابن کثیر رحمة اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ امام شافعیؒ اور ان کے متبعین نے اس آیت کریمہ سے استدلال کیا ہے کہ مشت زنی ممنوع ہے۔

امام قرطبی رحمة اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ محمد بن عبدالحکیم نے کہا ہے کہ میں نے حرملہ بن عبدالعزیز سے سنا کہ میں نے امام مالک رحمة اللہ علیہ سے مشت زنی کرنے والے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے والذین ہم لفروجہم حافظون سے لے کر العادون تک کی آیات تلاوت فرما دیں۔

علامہ قرطبی فرماتے ہیں کہ مجھے بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اہل علم کا اس آیت کریمہ سے مشت زنی کی ممانعت کے بارے میں استدلال صحیح ہے۔ قرآن مجید سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے اور پھر قرآن مجید اور سنت سے اس کے خلاف بھی کوئی بات ثابت نہیں ہے حضرت الامام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی جلالت علمی اور ان کے ورع و تقوی کے اعتراف کے باوجود ہم یہ عرض کریں گے کہ انہوں نے قیاس کے ذریعہ مشت زنی کو جو جائز قرار دیا ہے تو یہ صحیح نہیں ہے، چنانچہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مشت زنی بھی وقت ضرورت جسم سے فضلہ نکالنا ہے لہذا یہ بھی فصد اور سینگی پر قیاس کی وجہ سے جائز ہے جیسا کہ ایک شاعر نے بھی کہا ہے''

اذا حللت بواد لا انیس بہ

فاجلد عمیرۃ لا عار ولا حرج

''جب تم کسی ایسی وادی میں فروکش ہو جہاں دوست (بیوی) نہ ہو تو مشت زنی کر لو اس میں کوئی عار یا حرج نہیں ہے۔''

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مقام و مرتبہ اگرچہ مسلم لیکن آپ کا یہ قیاس عموم قرآن کے خلاف ہے اور جو قیاس اس طرح کا ہو اسے فساد اعتبار کی وجہ سے رد کر دیا جاتا ہے جیسا کہ ہم نے اس کتاب مبارک (تفسیر قرطبی) میں کئی بار ذکر کیا اور صاحب ''مراقی السعود'' کے اس قول کا حوالہ بھی دیا ہے کہ

والخلف للنص او اجماع دعا

فساد الاعتبار کل من وعی

''نص اور اجماع کے خلاف جو قیاس ہو اسے تمام اہل علم نے فساد الاعتبار کے نام سے موسوم کیا ہے۔''

اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ (المومنون۵/۲۳)

''اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔''

اور اس سے صرف ان دو صورتوں کو مستثنی قرار دیا ہے جو حسب ذیل ہیں:

۵ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ (المومنون۶/۲۳)

''مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کی ملک ہوتی ہیں۔''

اللہ تعالی نے صرف ان لوگوں کو ملامت سے مستثنی قرار دیا ہے جو صرف اور صرف بیوی یا لونڈی کی جنسی تسکین کا ذریعہ بناتے ہیں اور پھر ان دو صورتوں کے سوا دیگر تمام طریقوں اور صورتوں سے منع کرتے ہوئے بے حد جامع الفاظ استعمال کرتے ہوئے فرمایا:

فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ (المومنون/۷، ۲۳)

''اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں۔''

اور بلاشک و شبہ یہ عموم مشت زنی کرنے والے کو بھی شامل ہے۔ عموم قرآن کے ظاہر سے اعراض صرف اسی صورت میں کیا جا سکتا ہے جب کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ سے کوئی ایسی دلیل موجود ہو جس کی طرف رجوع کرنا واجب ہو اور وہ قیاس جو نص کے خلاف ہو وہ ساسد الاعتبار ہے جیسا کہ ہم نے قبل ازیں واضح کرا دیا ہے، والعلم عند اللہ تعالیٰ

ابو الفضل عبد اللہ بن محمد صدیق حسنی ادریسی اپنی کتاب الاستقصاء لادلۃ تحریم الاستماء او العادۃ السریۃ میں لکھتے ہیں کہ مالکیہ، شافعیہ، حنفیہ اور جمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ مشت زنی حرام ہے اور یہی مذہب صحیح ہے، اس مذہب کے خلاف کوئی بات کہنا جائز نہیں ہے جیسا کہ ان دلائل سے واضح ہوتا ہے، جنہیں بتوفیق الہی ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

دلیل اول:

ارشاد باری تعالی ہے:

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۵ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۶ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ (المومنون۲۳/۵-۷)

''اور جو لوگ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کی ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے مباشرت کرنے میں) انہیں ملامت نہیں اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں۔''

ان آیات کریمہ سے استدلال ظاہر ہے اوروہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی تعریف فرمائی ہے کہ وہ حرام کاموں سے اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، نیزاللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ قابل ملامت نہیں ہیں جواپنی بیویوں اور مملوکہ لونڈیوں کے قریب جاتے ہیں یعنی شرم گاہوں کی حفاظت کے عموم سے صرف ان دوصورتوں ہی کو مستثنیٰ قراردیااورپھر فرمایاکہ ان دوصورتوں یعنی بیویوں اورلونڈیوں سے جنسی عمل کے سواجولوگ کوئی اورطریقہ اختیارکرتے ہیں تووہ ظالم اورحلال سے تجاوزکرکے حرام کاارتکاب کرنے والے ہیں۔ ''العادی ''اس کوکہتے ہیں جوحد سے تجاوزکرجائے اورجواللہ تعالیٰ کی مقررکردہ حدسے تجاوزکرجائے وہ ظالم ہے اوراس کی دلیل یہ ارشادباری ہے:

وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (البقرۃ۲/۲۲۹)

''اورجولوگ اللہ کی حدوں سے باہر نکل جائیں گے، وہ ظالم ہوں گے۔''

گویایہ آیت عام ہے اوراس میں جنسی عمل کےلئے بیویوں اورلونڈیوں کے استعمال کے سوادیگر تمام طریقوں کو حرام قراردیا گیا ہے۔ مشت زنی بھی بلاشبہ ان دوصورتوں کے علاوہ ہے لہذا یہ بھی حرام ہے اوراس فعل کا مرتکب نص قرآن کی روشنی میں ظالم ہے۔ اس کتاب کے فاضل مصنف نے اس کے بعد دیگر دلائل ذکرکئے ہیں، جن میں سے چھٹی دلیل حسب ذیل ہے:

علم طب کی روشنی میں یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ مشت زنی سے کئی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں مثلااس سے

نظر بے حدکمزورہوجاتی ہے (۲) عضوتناسل کمزورہوکراس میں جزوی طورپر ڈھیلاپن پیدا ہوجاتا ہے یاوہ کلی طورپر ہی اس قدرڈھیلا ہوجاتا ہے کہ مشت زنی کرنے والاعورت کے مشابہ ہوجاتا ہے کیونکہ اس میں رجولیت کاوہ (۱) اہم امتیاز ختم ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مردکوعورت پر فضیلت عطافرمائی ہے اوراس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسا مرد شادی کے قابل نہیں رہتا اوراگروہ شادی کربھی لے تووہ صحیح طورپروظیفہ زوجیت ادانہیں کرسکتا اورجب یہ صحیح طورپر وظیفہ زوجیت ادانہیں کرسکے گا تواس کی بیوی دوسرے مردوں کی طرف دیکھے گی اورپھر اس میں جومفاسد اورخرابیاں ہیں، وہ محتاج بیان نہیں ہیں (۳) مشت زنی کے نتیجہ میں اعصاب بھی کمزورہوجاتے ہیں (۴) اس سے معدہ پر بھی بہت برااثر پڑتا ہے اورنظام ہضم کمزورہوجاتا ہے (۵) اس سے اعضاء بدن خصوصا جنسی اعضاء آلہ تناسل اورخصیتیں کی نشوونمارک جاتی ہے اوروہ اپنی طبعی حدتک نہیں پہنچ سکتے۔ (۶) اس سے مادہ منویہ بہت پتلا ہوجاتا ہے اورمشت زنی کرنے والاسرعت انزال کااس حدتک مریض ہوجاتا ہے کہ اس کے آلی تناسل سے اگرکوئی ذراسی چیز بھی لگے تواسے فوراانزال ہوجاتا ہے۔ (۷) اس سے کمر کی ہڈیوں میں دردشروع ہوجاتا ہے کیونکہ منی پشت ہی سے نکلتی ہے اورپھر اس دردکی وجہ سے کمرٹیڑھی ہوجاتی ہے۔ (۸) مشت زنی کرنے والے کی منی بہت پتلی ہوجاتی ہے اوراس کے جراثیم بالکل مرجاتے ہیں یااس قدرکمزورہوجاتے ہیں کہ ان سے حمل قرارنہیں پاتااوراگر حمل قرارپا بھی جائے تواولادبہت کمزوراورنحیف وناتواں ہوتی ہے اورصحت مند نہیں ہوتی جس طرح ایک طبعی اور صحیح منی سے پیدا ہونے والی اولادہوتی ہے (۹) مشت زنی سے بعض اعضاء مثلاپاوں وغیرہ کورعشہ بھی لاحق ہوسکتا ہے (۱۰) اس سے دماغی غدودکمزورہوجاتے ہیں جس سے عقل وفہم میں کمی ہوآجاتی ہے خواہ انسان پہلے کتنا ہی عقل مند کیوں نہ ہواس عادت سے پیدا ہونے والے ضعف دماغ سے دماغی توازن میں خلل بھی پیدا ہوسکتا ہے۔''

اس تفصیل سے سائل کے سامنے بلاشک وشبہ یہ بات واضح ہوگئی ہوگی کہ ان مذکورہ دلائل اوراس عادت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے نقصانات کی وجہ سے مشت زنی حرام ہے، منی ہاتھ سے خارج کی جائے یاروئی وغیرہ سے شرم گاہ کی شکل بنا کرہر طرح (طبعی عمل کے سوا) حرام ہے۔ واللہ اعلم۔

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]()

صفحہ399

محدث فتویٰ